اِنۡبَاءُ الْمُصْطَفٰی بِحَالِ سِرٍّ وَّاَخْفٰی

علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والیم 3



مصنف

اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و تخریج

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

دارالقلم جامع مسجد نور
محلہ سید پاک گلہ حمید والا صدیق اکبر ٹاؤن (ڈھلے) گوجرانوالہ
055-4440041-0300-6522335

اِنْبَاءُ المُصْطفیٰ بِحالِ سِرٍّ وَّاَخْفیٰ

علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و تخریج

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

دارالعلم جامع مسجد نور
محلہ سید پاک گلہ حمید والا صدیق اکبر ٹاؤن (ڈھلے) گوجرانوالہ
055-4440041-0300-6522335

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نام رسالہ: علم غیب رسول ﷺ

مصنف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تصحیح وتخریج: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

صفحات: ۳۲

اشاعت اول: ستمبر ۲۰۰۶

ناشر: دارالقلم گوجرانوالہ

ادارہ کا قیام خالص تبلیغ واشاعت دین کی خاطر کیا گیا ہے جس میں خاص طور پر عوام الناس کو دینی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے دینی لٹریچر کو عام کیا جائے گا۔

ادارہ میں علماء اور عوام الناس کے ذوق مطالعہ کیلئے فری لائبریری کا اجراء بھی ہو چکا ہے مطالعہ کا ذوق رکھنے والے ہر روز مغرب تا عشاء تشریف لا کر اپنے ذوق کو پورا کریں۔

ادارہ میں عوام الناس کی سہولت کے لئے اس بات کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ وہ اپنے دینی مسائل کے بارے میں خود تشریف لا کر یا بذریعہ فون جوابات حاصل کرسکیں۔

وقت: جمعۃ المبارک، مغرب تا عشاء، اتوار، مغرب تا عشاء

رابطہ کے لئے فون نمبر: 4440041

اس رسالہ کو ادارہ کے زیر اہتمام محترم جناب عبدالغنی بٹ صاحب نے اپنے والدین اور محترم جناب غلام سرور بٹ صاحب اور محترم جناب محمد ایوب بٹ صاحب نے اپنے نانا جان کے ایصال ثواب کے لیے چھپوا کر فی سبیل اللہ تقسیم کرایا ہے اللہ تعالیٰ ان کے والدین کی بخشش و مغفرت فرما کر ان کے درجات کو بلند فرمائے آمین۔

اگر کوئی صاحب ذوق اس رسالہ کو اپنے علاقہ میں تقسیم کرنے کے لئے چھپوانا چاہے تو ادارہ سے رابطہ کرے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

مسئلہ: از دہلی چاندنی چوک، موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۲۱ ربیع الاول شریف

۱۳۱۸ھ

حضرات علمائے کرام اہلسنت کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید (۱) دعوی کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حق تعالی نے علم غیب عطا فرمایا ہے دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہوگا، حتی کہ بدءالخلق (۲) سے لے کر دوزخ و جنت میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر تفصیل سے جانتے ہیں اور جمیع اولین و آخرین کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں، جس طرح اپنے کفِ دستِ مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات واحادیث واقوالِ علماء پیش کرتا ہے۔

بکر، اس عقیدے کو کفر و شرک کہتا ہے اور بکمال درشتی دعویٰ کرتا ہے، کہ حضور سرور عالم ﷺ کچھ نہیں جانتے، حتی کہ آپ کو اپنے خاتمے کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات میں کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپ کو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا، دونوں طرح شرک ہے۔

اب علمائے ربانی کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں میں سے کون برسرِ حق موافقِ عقیدہ سلف صالح ہے اور کون بدمذہب جہنمی ہے نیز عمرو کا دعویٰ ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ! حضور سرور عالم ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ پر یوں لکھتا ہے کہ "شیطان کو یہ وسعتِ علم نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے۔

(۱) زید سے مراد جناب مولانا ہدایت رسول صاحب لکھنوی مرحوم ہیں

(۲) مخلوق کی ابتداء

الجواب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

اَللّٰهُمَّ لَکَ الۡحَمۡدُ سَرۡمَدًا صَلِّ وَ سَلِّمۡ وَ بَارِکۡ عَلٰی مَنۡ عَلَّمۡتَهُ الۡغَيۡبَ وَ نَزَّهۡتَهُ مِنۡ کُلِّ عَيۡبٍ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحۡبِهٖ اَبَدًا رَبِّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِ وَ اَعُوۡذُ بِکَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنَ .

زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے(۱) بیشک حضرت عزت عظمۃ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب، عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا، روز اول سے روز آخر تک سب ما کان و یکون انہیں بتایا۔ اشیاءِ مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر وکبیر، ہر رطب ویابس (۲) جو پتہ گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے، سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا۔ لِلّٰهِ حَمۡدًا کَثِيۡرًا ۔ بلکہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ ﷺ کا پورا علم نہیں، صَلَّى اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ وَکَرَّم ، بلکہ علم حضور ﷺ سے ایک چھوٹا حصہ ہے۔ ہنوز (۳) احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بے حد و بے کنار سمندر لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت کو وہ خود جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک و مولیٰ۔ جَلَّ وَ عَلَا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡاَعۡلٰی۔

کتب حدیث وتصانیفِ علمائے قدیم وحدیث (۴) میں اس کے دلائل کا بسط شافی (۵) اور بیانِ وافی (۶) ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد وعدل وحکم فصل ہے۔

---

(۱) خیال مردود اور برا ہے۔ (۲) خشک وتر۔ (۳) ابھی تک۔
(۴) پرانے اور نئے۔ (۵) تسکین دینے والا تفصیلی۔ (۶) بہت سارا بیان۔

قَالَ اللّٰہُ تعَالٰی :

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ﴾(۱) اور اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت رحمت وبشارت۔

قَالَ اللّٰہُ تعَالٰی:

﴿مَا کَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَ تَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ﴾ قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان ہے (۲)

وَقَالَ اللّٰہُ تعَالٰی:

﴿مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ﴾(۳) ہم نے کتاب میں کوئی شے اُٹھا نہیں رکھی۔

اَقُوْلُ وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْق : جب فرقان مجید ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا، روشن، اور روشن بھی کس درجہ کا، مفصل، اور اہل سنت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں، تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوحِ محفوظ بھی ہے، تا بالضرورت یہ بیانات محیط، اس کے مکتوبات بھی بالتفصیل شامل ہوئے۔ اب یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ لوحِ محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تعَالٰی:

﴿وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ﴾(۴) ہر چھوٹی بڑی چیز سب لکھی ہوئی ہے

---

(۱) (پ ۱۴، سورۃ النحل آیت : ۸۹)

(۲) (پ ۱۳ سورۃ الیوسف آیت: ۱۱۱)

(۳) (پ ۷ سورۃ الانعام آیت: ۳۸) (۴) (پ ۲۷ سورۃ القمر آیت: ۵۳)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ﴾ ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرما دی ہے۔ (۱)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ﴾ کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے۔ (۲)

اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادہ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی بے دلیل شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت نہیں، ورنہ شریعت سے ایمان اُٹھ جائے، نہ احادیث آحاد اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ درجے کی ہوں، عموم قرآن کی تخصیص کر سکیں بلکہ اس کے حضور مضمحل ہو جائیں گی، بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص ہو سکے تو بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی کیسے نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحبِ قرآن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجوداتِ جملہ ,,مَا كَانَ وَمَا یَكُوْنُ اِلٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ،، جمیع مندرجاتِ (۳) لوحِ محفوظ کا علم دیا اور شرق و غرب و سما و ارض و عرش و فرش میں کوئی ذرہ حضور ﷺ کے علم سے باہر نہ رہا۔ وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ السَّاطِعَةُ.

اور جبکہ یہ علم قرآنِ عظیم کے ﴿تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ﴾ ہونے نے دیا اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام

---

(۱) (پ ۲۲ سورۃ یٰس آیت ۱۲)

(۲) (پ ۷ سورۃ الانعام آیت ۵۹)

(۳) سارا درج ہونے والا، درج کیا گیا۔

مجید کا ہے، نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیم کی نسبت ارشاد ہو ﴿لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ﴾ (۱) یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے ﴿لَا تَعْلَمُهُمْ﴾ (۲) ہرگز ان آیات کے منافی (۳) اور علم مصطفوی ﷺ کا نافی (۴) نہیں۔

الحمدللہ طائفہ، تائفہ، وہابیہ! جس قدر قصص و روایات و اخبار و حکایات علم عظیم محمد رسول اللہ ﷺ کے گھٹانے کو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان سب کا جواب ذہن دوز و فتن سوز (۵) انہیں دو فقروں میں ہو گیا ہے۔

دو حال سے خالی نہیں، یا تو ان قصص سے تاریخ معلوم ہو گی یا نہیں، اگر نہیں تو ان سے استناد جہل مبین (۶) کہ جب تاریخ مجہول تو ان کا تمامی نزول قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول، اور اگر ہاں تو دو حال سے خالی نہیں، یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہو گی یا بعد کی،

برتقدیر اول: مقام سے محض بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ۔

برتقدیر ثانی: اگر مدعائے مخالف میں نص صریح نہ ہو تو استناد محض خرط القتاد (۷) مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انہیں اقسام کی ہیں ان آیات کے خلاف پر اصلاً ایک دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے، اور اگر بالفرض غلط تسلیم ہی کرلیں تو ایک یہی جواب جامع و نافع و نافی و قامع (۸) سب کے لیے شافی و کافی، کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بانی (۹)۔ میں اس مطلب پر تصریحات آئمہ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر ہے کہ خود نجدیہ زمانہ کے بزرگوں کی شہادت پیش کروں۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

(۱) (پ۲۴ سورۃ المؤمن آیت: ۷۸) (۲) (پ۱۱ سورۃ التوبۃ آیت: ۱۰۱) (۳) خلاف۔ (۴) نفی کرنے والا نہیں۔ (۵) فتنہ دور کرے "۔ (۶) ان سے سند لانا کھلی جہالت ہے۔ (۷) یعنی اگر مخالف کے پاس اپنے دعوے میں نص صریح نہیں تو سند پیش کرنا بڑا مشکل۔ "قتاد، ایک درخت ہے جس کے کانٹے سوئی کی طرح ہوتے ہیں یعنی اس کو دعوی ثابت کرنے کی بجائے قتاد کے کانٹے اور چھلکا دور " آسان ہے۔ (۸) توڑنے پھوڑنے والا۔ (۹) غلط

نصوصِ قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سنا جانا بالائے طاق، یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں، نہ اصلا اس پر التفات ہو سکے۔ اسی براہین قاطعہ ,, ماامر الله به ان يوصل ،، میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مہمل وتحتل (۱) میں اپنے اور اپنے تمام طائفے کے پاؤں میں تیشہ زنی (۲) کو یوں لکھتے ہیں: ,,عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں، بلکہ قطعی ہیں، قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبرِ واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے۔ نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا: ,,اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات صحاح کا،، نیز صفحہ ۸۷ پر ہے: ,,آحاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فنِ اصول میں مبرہن ہے،،

الحمد لله

تمام مخالفین کو دعوتِ عام ہے ,, فَاجْمَعُوْا شُرَكَاءَ كُمْ ،، چھوٹے بڑے سب اکھٹے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث متواتر یقینی الافادہ چھانٹ لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمام نزولِ قرآن عظیم کے بعد بھی اشیائے مذکورہ ,, مَا كَانَ وَمَا يَكُوْن ،، سے فلاں امر حضور اقدس ﷺ پر مخفی رہا۔ جس کا علم حضور ﷺ کو دیا ہی نہ گیا ,, فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ كَيْدَ الْخَائِنِيْنَ ،، اگر ایسی نص نہ لا سکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ کر سکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغا بازوں کے مکر کو۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

طرّہ (۳) یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود اُسی صفحہ پر دو ہی سطر بعد اپنے مدعائے باطل کی سند میں لکھتے ہیں: ,,خود فخرِ عالم علیہ السلام فرماتے ہیں وَاللّٰهِ لَا اَدْرِىْ مَا يُفْعَلُ بِىْ وَلَا بِكُمْ ،، اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں،، (براہین قاطعہ ۵۱)

(۱) فضول، بے معنی، مجہول۔ بگڑی ہوئی، درہم برہم (۲) تیشہ جانا (۳) انوکھی بات یہ کہ

بعض روایات آمدہ است کہ گفت آں حضرت ﷺ من بندہ ام نمی دانم آں چہ در پس ایں دیوار است جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے نہ دارد و روایت بداں صحیح نسدہ است ،،(۱)

اس موقع پر ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں مجھے معلوم نہیں کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح نہیں۔

کیوں جی ملا جی کچھ آنکھیں کھلیں۔

ایسا ہی ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ﴾ پر عمل کرو گے تو خوب چین سے رہو گے

اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ,, **لا اصل له**،،(۲) ۔یہ حکایت محض بے اصل ہے امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا ,, **لم یعرف له سند** ،،اس کے لئے کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ افسوس اس منہ سے مقام، مقام اعتقادیات بتانا، احادیث صحاح بھی نامقبول ٹھہرانا، اسی منہ سے نبی ﷺ کا علم عظیم گھٹانے کو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور ملمع کاری (۳) کے لئے شیخ محقق کا نام لکھ جانا جو صراحۃً فرمار ہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد۔ اب اس کے سوا کیا کہیے کہ ایسوں کی داد نہ فریاد۔ اللہ اللہ نبی ﷺ کے مناقب عظیمہ اور باب فضائل سے نکلوا کر اس تنگنائے (۴) میں داخل کرائیں تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل بے سند مقولے سب سما جائیں۔

حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو

(۱) (مدارج النبوۃ ۱/۷)

(۲) (المواہب اللدنیۃ ۲/ ۲۲۸، بحوالہ فتاوی رضویہ جلد ۲۹ جدید)

(۳) (حقیقت کو چھپانے کے لئے) (۴) (تنگ راستہ۔ تنگ کوچہ)

بالجملہ بحمد اللہ تعالیٰ زید سُنّی حفظہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل وجمیل طور سے ثابت جس میں اصلاً مجالِ دم وزدن نہیں اگر یہاں کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل ہو جاتی، نہ کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہا سنن وصحاح ومسانید ومعاجیم کی احادیثِ صریحہ، صحیحہ، کثیرہ، شہیرہ اس عموم واطلاق کی اور تاکید وتائید فرمارہی ہیں۔

صحیحین بخاری ومسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَاماً مَا تَرَکَ شَیْئاً یَکُوْنُ فِیْ مَقَامِهٖ ذٰلِکَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَ نَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ . (۱)

رسول اللہ ﷺ نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر جب سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرمادیا کوئی چیز نہ چھوڑی جسے یاد رہا یاد رہا جو بھول گیا بھول گیا۔

یہی مضمون احمد نے مسند، بخاری نے تاریخ، طبرانی نے کبیر میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (۲)

---

(۱)(أخرجه البخاري في الصحيح ۱/۵۳۳(۲۶۰۴)، و مسلم في الصحيح ۲/۳۹۰(۷۱۹۲، ۷۱۹۳، ۷۱۹۴، ۷۱۹۵) في الفتن، واحمد في مسنده ۵/۳۸۵ و۳۸۶ و ۳۸۹ و ۴۰۱، و ابو داؤد في السنن (۴۲۴۰) في الفتن ،وابن حبان في الصحيح ۱۵/۵ و ۶ (۶۶۳۶ و۶۶۳۷)، وابن مندة في الايمان ۲/ ۹۱۱. ۹۱۲(۹۹۳، ۹۹۴و ۹۹۶)والطيالسي في مسنده ۵۸(۴۳۳)، والحاكم في المستدرك ۴/۵۳۳، والطبرانى في الأوسط ۹/۸(۵۶۴۰)، و البزار في مسنده ۷/۲۳۱ و ۲۴۰و۲۷۷و ۲۹۱(۲۸۰۶و ۲۸۱۶و ۲۸۶۲و ۲۸۸۳)، والبغوى في شرح السنة ۱۵/۳(۴۲۱۵) والمحاملى في اماليه ۳۰۸(۳۲۳) ،وابو عمرو المقرى في السنن الواردة في الفتن ۱/ ۱۸۰. ۱۸۱ ،والاصبهانى في الدلائل النبوة ۲۰۵.

یاد رہے کہ یہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی مختلف اسناد اور متن کے حوالہ جات ہیں)

(۱) (أخرجه أحمد في مسنده ۴/۲۵۴، والطبرانى في الكبير ۲۰/۴۴۱(۱۰۷۷) والعقيلي في الضعفاء ۳/۱۴۵. ۱۴۶ ،و ذكره الهيثمي في المجمع الزوائد ۸/۲۶۴ .وقال رواه أحمد والطبراني ورجال أحمد رجاله رجال الصحيح غير عمر بن ابراهيم بن محمد وقد وثقه ابن حبان)